إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ ۱؍

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء) میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۹۹	مورخہ ۱۹؍جون ۱۹۲۸ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

الفضل کا خاتم النبیین نمبر دوبارہ چھاپا جا رہا ہے

خاتم النبیین نمبر کے دوسرے ایڈیشن میں بیش بہا اضافہ

جلد درخواستیں ارسال فرمائیں

احباب کرام کے بے حد اشتیاق اور پے در پے اصرار سے مجبور ہو کر الفضل کا خاتم النبیین نمبر دوبارہ چھاپنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو انشاء اللہ عنقریب چھپ کر شائع ہو جائے گا۔

اگرچہ دوبارہ اشاعت کے اخراجات اور مشقت معمولی نہ تھی۔ لیکن احباب کے شوق کو پورا کرنے کے لئے سب کچھ برداشت کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب قدردانی فرمائینگے اور ہاتھوں ہاتھ دوسرے ایڈیشن کو ختم کر دینگے۔ اس وقت تک جس قدر درخواستیں پہنچ چکی ہیں۔ ان کی تعمیل تو کی ہی جائیگی۔ اگر احباب ان میں اضافہ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے احباب بھی جس قدر پرچے منگوانا چاہیں۔ فوراً منگالیں۔

قادیان میں ۱۷؍جون کا عظیم الشان جلسہ

آج (۱۶؍جون) جس وقت یہ نوٹ لکھا جا رہا ہے قادیان میں ہر ایک۔ چھوٹا بڑا احمدی ۱۷؍جون کے جلسہ کی تیاریوں میں نہایت سرگرمی کے ساتھ مصروف ہے۔ کل کا سارا دن ہی اسی تقریب میں صرف کیا جائے گا۔ جو پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ اس کے رو سے صبح سویرے سے ۱۰ بجے تک ایک جلوس نکالا جائے گا۔ جو تمام قصبہ میں پھریگا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نعتیں پڑھی جائینگی اس کے بعد ایک جلسہ ہوگا۔ جس میں چھوٹے بچے سرورِ دو عالم کے متعلق تقریریں کرینگے۔ پھر طلباء مدرسہ احمدیہ ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ کے لیکچر ہوں گے۔

نماز ظہر کے بعد عصر تک ایک نعتیہ مشاعرہ ہوگا۔ اور عصر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی پُر معارف تقریر ہوگی۔ جلسہ گاہ نہایت شاندار کھلے میدان میں بنائی گئی ہے جسے نہایت عمدگی سے سجایا گیا ہے۔ رات کو چراغاں کیا جائیگا۔

الفضل کے "خاتم النبیین نمبر" کی مضمون نگار خواتین کیلئے

مالک رسالہ نورجہان امرتسر کی طرف سے دو انعام

یہ پرچہ چونکہ ۱۷ رجون کے جلسہ سے ہی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ ایک مستقل چیز ہے۔ اور ۱۷ رجون کے جلسہ میں جو لیکچر ہوں گے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مطالعہ کا لوگوں میں خاص اشتیاق پیدا کردیں گے اس لئے اگر احباب کوشش کریں۔ تو اب بھی کثرت کے ساتھ یہ پرچہ نکل سکتا ہے۔ علاوہ ازیں پہلے ایڈیشن کی نسبت اس میں جو نہایت بیش قیمت اضافہ کیا جائے گا۔ وہ یہ ہوگا۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۷ رجون کو سیرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تقریر فرمائیں گے۔ وہ بھی درج کی جائیگی۔ اور یہ تقریر جس پایہ کی ہوگی اس کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ پس احباب کو اس پرچہ کی اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ جو پہلے ایڈیشن کی نسبت بہت زیادہ قیمتی ہوگا۔ مگر قیمت وہی ۴ر رہوگی۔

جن اصحاب نے اس کے متعلق جلد اطلاع نہ دی۔ بہت ممکن ہے کہ دوسرے ایڈیشن کے شائع ہونے پر بھی انہیں محروم رہنا پڑے۔ اس لئے جس قدر پرچے مطلوب ہوں۔ ان کی نسبت جلد سے جلد اطلاع ارسال کردینی چاہیئے۔ اور جس قدر ممکن ہو۔ اس کی اشاعت کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔

جناب میر عزیز الرحمن صاحب مالک رسالہ نورجہان امرتسر ان درد مند اصحاب میں سے ہیں۔ جو مسلم خواتین کی تعلیم و تربیت سے خاص طور پر دلچسپی رکھتے ہیں۔ اسی غرض کے لئے انہوں نے رسالہ "نورجہان" جاری کر رکھا ہے۔ جسے مفید سے مفید بنانے میں نہ صرف دن رات مشغول رہتے ہیں بلکہ ہر سال بہت بڑی رقم اپنی گرہ سے بھی ڈال رہے ہیں۔ علاوہ ازیں اور بھی نہایت مفید تحریکیں جاری کر رکھی ہیں جن کے مفصل ذکر کا یہ موقعہ نہیں۔ "الفضل" کے "خاتم النبیین نمبر" کی فہرست مضامین میں خواتین کے مضامین کی بہت بڑی تعداد دیکھکر انہیں بے حد خوشی اور مسرت ہوئی جس کا اظہار انہوں نے اپنے ایک عنایت نامہ میں کیا۔ اور اس میں اپنی طرف سے دو انعام بھی پیش کئے ہیں۔ جنہیں ہم بڑی خوشی اور شکریہ سے قبول کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ جس مقصد کو لیکر وہ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور جو مسلمانوں کی دینی اور دنیوی ترقی سے نہایت گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اس میں خدا تعالےٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے ۞

ہماری جماعت باوجود خدمت اسلام کے دوسرے نہایت اہم اور ضروری امور کی سرانجام دہی کے خواتین کی تعلیم کے لئے بھی خاص طور پر کوشش کر رہی ہے۔ اور ہم جناب میر صاحب کو اس بارہ میں ہر ممکن امداد کا یقین دلاتے ہیں۔ جناب میر صاحب کا مکتوب حسب ذیل ہے:-

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار "الفضل" قادیان

السلام علیکم!

اس بات کے اظہار کی آپ کے سامنے چنداں ضرورت نہ تھی۔ لیکن محض اظہار عقیدت کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان بھر میں اس وقت آپکی جماعت احمدیہ جس شد ومد کے ساتھ خدمت دین بجالا رہی ہے۔ وہ قابل صد رشک ہے۔ سچ ہے جسے خدا توفیق دے۔ میں نورجہان کی گذشتہ اشاعت میں کچھ عرصہ ہوا لکھ بھی چکا ہوں۔ کہ مسلمانوں میں تخریبی کام کرنے والے تو بہت سے لیڈر ہیں۔ لیکن تعمیری کام کرنے والوں کی بے حد کمی ہے۔ فی زمانہ ہندوستان میں آپ کی جماعت اور جناب نیرنگ صاحب انبالہ جو کام کر رہے ہیں اس سے بہتر اور مفید کام اور کوئی شخص یا جماعت نہیں کر رہی۔ چنانچہ آج بھی میں اس خیال بلکہ یقین کا اعادہ کرتا ہوں ۞

آپ کا اخبار "الفضل" مورخہ ۵ رجون آیا تو میں نے بھی پڑھا۔ مسلمان خواتین نے جس تندہی کے ساتھ آپکے "خاتم النبیین نمبر" کے لئے مضامین لکھے ہیں۔ وہ بہت قابل ستائش ہے۔ آپ کو علم ہوگا۔ کہ میں خدمت نسواں کے لئے اپنی زندگی وقف کرچکا ہوں۔ امید ہے آپ میری تحریک دارالخواتین سے بھی آگاہ ہوں گے۔ جس کی رپورٹ سال اول کی ایک کاپی الگ پیکٹ سے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ کہ آپ کو اس کے حالات بالتفصیل معلوم ہوسکیں۔ آپ ملاحظہ فرمائیں۔ آپکے اخبار کی ۵ رجون کی اشاعت میں مستورات کے ناموں کی اشاعت دیکھکر طبیعت بیحد خوش ہوئی۔ مرحبا۔ مسلمان عورتوں میں تعلیم کی کمی کا خیال رکھتے ہوئے مردوں کی نسبت ان کے مضامین ہندوستان کی تعلیم یافتہ آبادی (مرد و عورت) کے تناسب سے زیادہ ہی ہیں۔ اس پر میں اپنی بہنوں کو شاباش کہتا ہوں۔ اور مبارکباد دیتا ہوں۔

آپ کی اشاعت ۵ رجون میں میں نے پڑھا ہے کہ جناب بابو محمد حسن صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر دادت پورنے دس روپے کا ایک انعام حضرت مرزا صاحب قبلہ کی طرف سے پیش کیا ہے جو عورتوں میں سب سے بہتر مضمون پر دیا جائیگا۔ ان بھائی کی یہ ہمت افزائی بھی قابل ستائش ہے۔ اگر جناب مرزا صاحب قبول فرمائیں۔ تو اس عقیدت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جو مجھے آپ کی جماعت کی اعلیٰ تنظیم اور خدمت اسلام میں سرفروشی جد وجہد کے ساتھ ہے۔ میں دو انعام ایک آٹھ روپے کا اور ایک چار روپے کا خادم نسواں رسالہ "نورجہان" امرتسر کی طرف سے پیش کرتا ہوں۔ جو جناب مرزا صاحب موصوف کے نام سے دئے جائیں گے۔ یعنی آٹھ روپیہ کا ایک انعام اس بہن کو دیا جائے۔ جن کا مضمون آپ لوگوں کے خیال میں درجہ دوم پر رہے۔ اور ایک انعام (یعنی چار روپے والا) ان کو جن کا مضمون درجہ سوم پر سمجھا جائے امید ہے جناب مرزا صاحب قبلہ اس عاجزانہ انعام کو اپنے نام پر دیا جانا قبول فرماکر آپ کو اجازت دیں گے۔ کہ آپ اس کا اعلان کردیں۔ خدا آپ لوگوں کی سعی مشکور فرمائے۔ جو آپ تحفظ و تنظیم ملی کے لئے انجام دے رہے ہیں ۞ خاکسار خادم نسواں میر عزیز الرحمن نگران و مالک رسالہ نورجہان امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
مدینۃ المسیح - قادیان دار الامان - ۱۹ جون ۱۹۲۸ء عیسوی

جوامع الکلم
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص صفت

(از جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب - سونی پت)

جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پبلک تقریر کا اور عیسیٰ علیہ السلام کو امثال میں مطالب بیان کرنے کا علم دیا تھا۔ اسی طرح ان دونو کمالات کے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم السلام سے بڑھکر فصاحت اور بلاغت عطا فرمائی تھی۔ تاکہ وہ علم اور دین جو آپ دنیا کی ہدایت کے لئے لائے تھے۔ غریب اور امیر۔ سادہ فہم اور زیرک، جاہل اور عالم۔ عامی اور فلاسفر ہر سمجھ اور ہر عقل کے انسان کے فہم میں آجائے۔ کیونکہ آپ کی بعثت برخلاف تمام ماقبل انبیاء کے کسی ایک ملک یا قوم یا ایک زبان کے لوگوں کی طرف نہ تھی۔ بلکہ تمام عالم اور تمام آنے والی نسلوں کے لئے تھی اور ضرورت تھی۔ کہ آپ کا دین ایسی زبان اور ایسے انداز میں بیان ہو۔ جو صاف اور واضح اور کھلا کھلا اور محکم اور موثر ہو۔ ہاں خاص باریک سمجھ اور علم اور ایمان والے لوگوں کے لئے متشابہات اور معارف کا خزانہ بھی دیا گیا۔ تاکہ اعلیٰ سے اعلیٰ دماغ بھی اپنی حیثیت کے مطابق فائدہ اور لطف اٹھا سکیں۔ مگر عام فصاحت اور بلاغت کے سوا ایک اور چیز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی گئی۔ وہ جوامع الکلم ہیں۔ یعنی ایسے عمدہ اور مختصر کلمات جو بظاہر چھوٹے ہیں۔ مگر معانی ان کے وسیع ہیں۔ اور جتنا ان پر غور کرو ان کے معانی کی وسعت بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ وہ اصولی احکام اور اصولی بیان ہیں۔ جو بے نظیر ہیں۔ عام لوگوں کے لئے بھی مفید ہیں۔ اور خواص کے لئے بھی۔ یاد کرنے میں ایسے آسان کہ بچے بھی حفظ کر لیں۔ اور معنے میں ایسے ہمہ گیر کہ ضرب الامثال کے طور پر استعمال ہوں۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اعلیٰ دینی اور اخلاقی قواعد اور اصول پر مشتمل ہیں۔ اس بارہ میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا ہے۔ کہ اوتیت جوامع الکلم۔ یعنی مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسے جامع کلمات دئے گئے ہیں۔ جو اپنے اندر بہت سے معانی اور مطالب رکھتے ہیں۔ سب سے مقدم تو اس ضمن میں قرآن مجید ہے۔ جس کی ایک ایک آیت مختصر الفاظ میں بڑے بڑے لمبے مطالب ادا کرتی ہے۔ پھر ایک ہی آیت کے کئی کئی معنی ہیں۔ پھر ہر زمانہ میں نئے نئے معنے اس زمانہ کی ضرورت اور حالات کے لحاظ سے نکلتے چلے آتے ہیں۔ قرآن مجید سے اُتر کر پھر احادیث میں خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے فرمودہ جوامع الکلم بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جو سراسر حکمت اور معارف اور معقولیت سے پر ہیں۔ اور آپ کے لا انتہا کمالات میں سے ایک کمال کا اظہار کرتے ہیں۔ میں تبرکاً کچھ نمونہ جوامع الکلم کا اس مضمون میں درج کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین ان کا مطالعہ کر کے لطف اٹھائیں اور آپ کے کمال علم اور فصاحت بلاغت کی داد دیں۔ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ٭

قرآن مجید کے بعض جوامع الکلم

(۱) سُورۃ فاتحہ

(۲) ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی۔ یعظکم لعلکم تذکرون

اللہ تعالیٰ عدل اور احسان اور رشتہ داروں سے سلوک کا حکم دیتا ہے۔ اور تمام بے حیائیوں اور بری باتوں اور بغاوتوں سے منع فرماتا ہے۔ یہ نصیحت تمہارے ہی فائدہ کیلئے ہے

(۳) ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ متقی ہو۔

(۴) انما اموالکم واولادکم فتنۃ

سوا اس کے نہیں کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہاری آزمائش کے لئے ہیں ٭

(۵) من کل شیٔ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون

ہم نے ہر چیز کا جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

(۶) لا یکلف اللہ نفسًا الّا وسعھا

اللہ تعالےٰ نے ہر نفس کو اتنا ہی مکلف کیا ہے جتنی اسکی طاقت ہے،

(۷) من شکر فانما یشکر لنفسہ ومن کفر فان اللہ غنی عن العلمین

جو کوئی بھی شکر عبادت کرتا ہے وہ اپنی جان کے لئے کرتا ہے، اور جو کوئی ناشکری وکفر کرتا ہے اسکا وبال بھی اسی کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اس میں نہ نفع ہے نہ نقصان ٭

(۸) جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفی واصلح فاجرہ علے اللہ۔

بدی کا بدلہ اس کے برابر سزا ہے لیکن جب معافی میں اصلاح کی اُمید ہو تو معاف کرو۔ خدا سے اجر پاؤ گے ٭

(۹) لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ

کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا ٭

(۱۰) لیس للانسان الا ما سعیٰ

ہر انسان کے لئے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی

(۱۱) فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرًا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرًا یرہ ٭

جو کوئی ذرہ کے برابر بھی نیکی کرے گا۔ اس کا بدلہ پائے گا۔ اور جو کوئی ذرہ کے برابر بھی بدی کریگا اس کا نتیجہ دیکھے گا ٭

(۱۲) لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم

اللہ کے ہاں تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا ہے۔ بلکہ اس کے ہاں تو صرف تمہارا اخلاص اور نیت پہنچتے ہیں ٭

(۱۳) من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ۔ واضل سبیلًا

جو شخص اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرۃ میں بھی اندھا رہے گا۔ بلکہ اندھے سے بھی بدتر ٭

(۱۴) ان اللہ یامرکم ان تؤدّوا الامانات الیٰ اھلھا۔

اللہ کا حکم ہے۔ کہ تم امانتیں اور حکومتیں ان کے اہل اور لائق آدمیوں کے سپرد کرو ٭

(۱۵) ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔

اللہ تعالیٰ کی شعائر اور نشانیوں کی تعظیم کرنے سے دلوں میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے ٭

(۱۶) لا اکراہ فی الدّین۔

دین کے معاملہ میں کسی قسم کی زبردستی جائز نہیں

(۱۷) ادع الیٰ سبیل ربك بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔

ہمیشہ حکمت اور اچھی طرز نصیحت کے ساتھ خدا کے دین کی تبلیغ کرو ٭

(۱۸) اٰیات محکمات ھن ام الکتٰب واخر متشابھات۔

خدا تعالےٰ کے کلام میں ہمیشہ ایک حصہ محکمات کا ہوتا ہے جو نہایت صاف حکم اور ہر سمجھ میں آجانے والی باتیں ہوتی ہیں اور جن کے ایک ہی معنے ہوتے ہیں۔ اور دوسرا حصہ متشابہات کا ہوتا ہے جو کئی معنوں والی باتیں ہوتی ہیں اور ان میں بڑے علم اور معارف کا ذخیرہ ہوتا ہے ٭

۱۹- والرجز فاهجر
ہر گندگی کو چھوڑ دے۔

۲۰- کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً
پاک چیزیں کھاؤ۔ اور نیک عمل کرو یعنی تمام حلت حرمت شریعت کا مقصد یہ ہے کہ نیکی کرو۔

احادیث کے بعض جوامع الکلم

۱- انما الاعمال بالنیات
تمام اعمال کا بدلہ اور مدار نیتوں پر ہے۔

۲- المسلم مرآة المسلم
ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔

۳- المستشار مؤتمن
جس سے مشورہ لیا جائے اس پر اس مشورہ کی امانت داری لازم ہے۔

۴- المرء مع من احب
آدمی دراصل اسی کے ساتھ ہے جس سے اسکو محبت ہو

۵- خیر الامور اوسطها
جو کام افراط تفریط سے بچا ہوا ہو وہی اچھا ہوتا ہے

۶- من لا یرحم لا یرحم
جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔ اسپر رحم نہیں کیا جاتا

۷- احب العمل عند الله ادومه
اللہ کے نزدیک سب سے بہتر عمل وہی ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔

۸- لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین
مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں کاٹا جاتا۔

۹- کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته
تم میں سے ہر فرد بشر چرواہا ہے۔ اور وہ اپنے گلہ کی بابت جوابدہ ہوگا۔

۱۰- انصر اخاک ظالماً او مظلوماً
ہر حال میں اپنے بھائی کی مدد کر۔ وہ ظالم ہو تو اسے ظلم سے روک اور مظلوم ہو تو اسکی تائید کر۔

۱۱- کفی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع
جھوٹا ہے وہ شخص جو ہر سنی سنائی بات کا ذکر کرتا پھرے۔

۱۲- من تشبه بقوم فهو منهم
جو شخص اپنی ظاہری شکل کسی قوم کے مشابہ بنائے وہ انہی میں سے ہے۔

۱۳- من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه۔
انسان کا اسلام تب ہی اچھا ہوتا ہے جب وہ بے فائدہ باتوں کو ترک کردے

۱۴- الدین النصیحة
دین کی اصلیت خیر خواہی ہے۔

۱۵- الحرب خدعة
جنگ کا مطلب دشمن کو دھوکا دینا ہے۔

۱۶- الاثم ما حاک فی صدرک
گناہ وہ ہے۔ جو تیرے دل میں کھٹکے۔

۱۷- کثرة الضحک تمیت القلب
بہت ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

۱۸- الغنا غنا النفس
غنا دل کا غنی ہونا ہے۔ نہ کہ مال کی کثرت۔

۱۹- الصبر عند الصدمة الاولی
صبر وہی ہے جو پہلے دھکے کے وقت کیا جائے۔

۲۰- الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر
دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے۔ اور کافر کیلئے جنت ہے

۲۱- الحق یعلو ولا یعلی علیه
حق ہمیشہ غالب آجاتا ہے۔ اور کبھی مغلوب نہیں ہوتا

۲۲- البینة علی المدعی والیمین علی المدعی علیه
ثبوت ہمیشہ مدعی کے ذمہ ہے اور مدعی علیہ پر صرف قسم

۲۳- الامام جنة یقتل من وراءه
امام وقت ڈھال ہوتا ہے جس کی پناہ میں اور جس کے زور پر جہاد کیا جاتا ہے۔

۲۴- خیرکم خیرکم لاهله
تم میں سے نیک وہی ہے جو اپنی بیوی سے بھی نیک سلوک کرے۔

۲۵- الاعمال بالخواتیم
اعمال کا نتیجہ خاتمہ پر منحصر ہے۔ انجام نیک ہے تو اعمال بھی نیک ہو گئے۔ اصل اعتبار خاتمہ کا ہے

۲۶- کل مولود یولد علی الفطرة فابواه یهودانه او ینصرانه او یمجسانه او یشرکانه
ہر بچہ دین فطرۃ پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر ماں باپ اسے یہودی بنا دیتے ہیں۔ یا عیسائی یا مجوسی یا مشرک

۲۷- اعقل فتوکل
پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھ پھر خدا پر توکل کر

صلی اللہ علیہ وسلم

پچیس لاکھ نم شودر کیا چاہتے ہیں

آریہ اخبار پرکاش (۱۳ر مئی) لکھتا ہے:-

”بنگال میں پچیس لاکھ نم شودر ہیں۔ جنہیں ہندو دلت (ذلیل) سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کے اندر یہ احساس پیدا ہو چکا ہے کہ منش (انسان) ہونے کی وجہ سے انہیں وہی ادھکار (حقوق) پراپت (حاصل) ہونے چاہئیں۔ جو دوسرے منشوں کو پراپت ہیں۔ لیکن بنگال کے ہندو اتنے سنکچت ہردے (سخت دل) واقع ہوئے ہیں۔ کہ وہ لمس سے مس نہیں کرتے۔:... جو سلوک بنگالی ہندو نم شودروں سے روا رکھتے ہیں۔ اگر اس میں پریورتن (تبدیلی) نہ ہوا۔ تو عجب نہیں۔ کہ تمام کے تمام نم شودر اسلامی جال میں پھنس جائیں“

بنگال میں انسانوں کی بہت بڑی تعداد ایسی بستی ہے جس سے ہندو نہایت ہی افسوسناک سلوک کرتے۔ اور انہیں حیوانوں سے بھی بدتر سمجھتے ہیں۔ اب ان لوگوں میں اپنی انسانیت کا کچھ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ اور وہ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ہندوؤں کی یہی خواہش ہے کہ ہمیشہ کی طرح آئندہ بھی ان پر قبضہ جمائے رکھیں۔ اور یہی ہندو دھرم کی تعلیم بھی ہے۔ آریہ ایک طرف راسخ العقیدہ ہندوؤں کو بہلا پھسلا کر اور دوسری طرف ادنیٰ اقوام کے لوگوں کو سبز باغ دکھا کر ان کے گلے میں شدھی کا پٹکہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر اس موقعہ سے مسلمان فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے قابل مبلغ وہاں بھیجدیں۔ تو اسلام جو مساوات اور اعلیٰ تعلیم پیش کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں آریوں کو یقیناً شکست فاش نصیب ہوگی۔ اور ادنیٰ اقوام کے لوگ اسلام کے جھنڈے کے نیچے آجائیں گے۔

ان لوگوں کے متعلق سب سے زیادہ فرض تو مسلمانان بنگال پر عائد ہوتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے بنگالی مسلمانوں کے بہت بڑے حصہ کی اپنی حالت اس قدر افسوسناک ہے۔ کہ وہ خود شدھی کا شکار ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے ایک نامہ نگار کی چٹھی سے جو کسی گذشتہ اشاعت میں درج ہو چکی ہے۔ ظاہر ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمانان پنجاب بنگال کی طرف متوجہ ہوں۔ ہم اس کام کے لئے قابل اور تجربہ کار مبلغ تو دے سکتے ہیں۔ مگر اتنے بڑے کام کیلئے جن اخراجات کی ضرورت ہے۔ ان کا برداشت کرنا مشکل ہے۔ اگر مسلمان اس بارے میں امداد کر سکیں۔ تو بنگال میں تبلیغ اسلام کے نہایت شاندار نتائج رونما ہو سکتے ہیں۔

احمدی مبلغین نے جس تندہی اور عمدگی سے علاقہ ملکانہ میں ارتداد کے سیلاب کا مقابلہ کیا تھا۔ اس کا اعتراف دوست و دشمن کو کرنا پڑا تھا۔ خود آریہ بھی احمدی مبلغوں کی قابلیت اور حسن انتظام کے قائل ہو گئے تھے۔ وہی مبلغ اب بھی کام کرنے کے لئے موجود ہیں۔ اور ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ بنگال کے سے دور دراز علاقہ میں جن اخراجات کی ضرورت ہے۔ وہ مہیا کئے جائیں۔ اگر مسلمان اس طرف متوجہ ہوں اور انہیں ضرور توجہ دینی چاہیئے۔ تو نہایت ہی خوش کن نتائج نکل سکتے ہیں۔

مکتوب امام علیہ السلام

ایک صاحب کے چند سوالات کے جوابات جو حضرت امام جماعت احمدیہ نے لکھوائے درج ذیل ہیں:-

اسمہ احمد کی پیشگوئی

۱-سوال (الف):- اسمہ احمد والی پیشگوئی سے مراد جناب مرزا غلام احمد صاحب کس طرح ہیں۔ جبکہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے جن کو محمد و احمد بھی کہا جاتا ہے۔ اور جنات میں بھی ان کا نام احمد ہی ہے ؟

جواب:- حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنے بعد ایک نبی کے آنے کی خبر دی تھی۔ خواہ اس خبر کو رسول اللہ صلعم پر چسپاں کریں۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر۔ یہ دونوں حضرت عیسٰیؑ کے بعد ہی ہیں۔ اگر ایسے نبی پر یہ خبر چسپاں کیجاتی جو حضرت عیسٰیؑ سے پہلے ہو گذرے۔ تب تو اعتراض ہو سکتا تھا۔ لیکن بعد میں آنے والا چاہے معاً بعد ہو یا زیادہ دیر بعد ہو۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم میں اس کی مثال موجود ہے اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے متعلق جن کو جنات کا نام دیا گیا ہے فرماتا ہے۔ کہ انہوں نے قرآن سنا۔ اور اپنی قوم سے ذکر کیا۔ کہ ہم نے ایسی کتاب کی آیات سنی ہیں۔ جو انزل من بعد موسیٰ (یعنی موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے) حالانکہ مسلمانوں کے عام عقیدہ کے ماتحت حضرت داؤد صاحب شریعت نبی تھے جن کو زبور دی گئی تھی۔ حضرت عیسٰی صاحب شریعت نبی تھے جن کو انجیل دی گئی۔ اور ہم تو سب نبیوں کو اہل کتاب سمجھتے ہیں۔ گو کتاب کے معنوں میں ہمارا اختلاف ہے۔ پس جبکہ تورات کے بعد مسلمانوں کے عقیدہ کی رو سے دو کتابیں زبور و انجیل اتر چکی تھیں اور باوجود اس کے قرآن کو من بعد موسیٰ کہنا درست ہے۔ تو حضرت عیسٰی ؑ کا یاتی من بعدی اسمہ احمد مسیح موعود کے متعلق کہنا کیوں درست نہیں ہو سکتا ؟

(ب) یہ ضروری تھا کہ جب ایک نبی اپنی قوم کو ایک نبی کی آمد کی خوشخبری دے رہا تھا۔ تو وہ آنے والا خاص حیثیت کا انسان اور برگزیدہ نبی باشریعت ہی مراد تھا۔ جیسا کہ واقعہ ہوا۔

یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ جس کی نسبت خبر دی جائے وہ بڑی شان والا ہی ہو۔ کئی اخبار ایسی ہوتی ہیں۔ جن میں مخبر عنہ خبر دینے والے سے چھوٹا ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد کئی آنے والوں کی خبر دی ہے۔ فرمایا میرے بعد مہدی آئیگا۔ مسیح آئیگا۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ آنحضرت صلعم سے بڑے ہیں ؟ اور اگر آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ ایسا شخص بہت بڑی شان والا ہوتا ہے۔ تو جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مہدی اور مسیح کی خبر دی تو کیا آپ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ عیسٰی کا مخبر عنہ بڑی شان والا ہوگا۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مخبر عنہ چھوٹی شان والا ہونا چاہیئے ؟ اگر آنے والے عیسٰی کی خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیں تو ان کی اس میں ہتک نہ ہو مگر آنے والے عیسٰیؑ کی کیونکر ہتک ہو گئی۔ اور اگر آنے والا مہدی ایسی شان کا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے متعلق خبر دے سکتے ہیں تو حضرت عیسٰیؑ کیوں ان کے متعلق خبر نہیں دے سکتے ؟

نصاریٰ کی افواج میں بھرتی ہونا

۲-سوال:- اَخرِجُوا الیہود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب والی حدیث اور احمدیوں کا نصاریٰ کی فوجوں میں بھرتی ہو کر مدد کرنا ارشاد رسول صلعم کے برخلاف ہے۔

جواب:- اس سوال کا جواب یہ ہے کہ انگریزوں سے پوچھیں کہ ان کی فوج میں احمدی کتنے ہیں۔ اور آپ کے ہم خیال کتنے ہیں۔ لڑنے والی فوجوں میں سوائے چند سو احمدیوں کے زیادہ نہیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ عراق اور شام ان چند سو احمدیوں کے ذریعہ فتح ہوئے تھے ؟ کیا عراق اور شام کے فتح کرنے کے خطابات اور تمغے اور ملٹری کراسیز اور وکٹوریا کراسیز ہمکو ملی تھیں۔ یا آپ کے ہم خیالوں کو ؟ شائد آپ کو بھول گیا ہو گا۔ کہ حنفی اور وہابی علماء نے ان دنوں بالاتفاق اعلان کیا تھا۔ کہ چونکہ انگریزوں سے ہمارا معاہدہ ہے۔ اس لئے ان کی مدد کرنی چاہیئے۔ ہم تو شام اور عراق کو عرب میں سمجھتے نہیں۔ جو مولوی ایسا سمجھتے ہیں۔ ان سے جواب پوچھیں شائد آپ کو یہ معلوم نہیں کہ اس روایت کے راوی حضرت عمرؓ ہیں۔ اور حضرت عمرؓ نے شام اور عراق کے عیسائیوں کو وہاں سے ہرگز نہیں نکالا تھا۔ صرف حجاز اور یمن سے نکالا۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ انگریزوں کا داخلہ یمن میں ترکوں کے واسطے سے ہوا۔ حضرت مرزا صاحب سے پہلے انہیں عراق میں جگہ دی جا چکی تھی۔ کیا یہ تقویٰ کے خلاف نہیں ہے۔ کہ ایک جماعت کے پیدا ہونے سے بھی پہلے عیسائیوں کی چھاؤنیاں عرب میں بنوائی جائیں۔ اور پھر اس جماعت پر اعتراض کیا جائے۔ جو عدن میں چھاؤنیاں بنائے جانے کے بعد پیدا ہو ؟ اور چھاؤنیاں بنوانے والے بھی وہ ہوں جن کو امیرالمومنین (خلیفۃ المسلمین) کہا جاتا ہو۔ پھر شائد آپکو یہ بھول گیا ہو گا۔ کہ غدر کے موقعہ پر ترکوں نے انگریزوں کے سامنے یہ بات پیش کی تھی۔ کہ ان کی فوجیں عراق میں سے گذر کر ہندوستان کو فتح کرنے کے لئے جا سکتی ہیں۔ انہوں نے تو بادشاہ ہو کر اور مقاومت کی طاقت رکھتے ہوئے ایسا کیا مگر ہم نے جو کچھ کیا۔ وہ انگریزوں کی ماتحتی میں کیا۔

پھر اگر آپ حنفی ہیں۔ تو جدے میں انگریزی قنصل ترکوں کے زمانہ سے بنے ہوئے ہیں۔ اور اگر آپ وہابی ہیں اہلحدیث کی حکومت کے زمانہ میں بھی وہ قنصل خانہ موجود ہے کیا جدہ عرب میں شامل ہے یا نہیں ؟

نبوت مسیح موعود

۳-سوال:- لاہوری پارٹی کے عقیدہ اور من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب کے مطابق دعویٰ نبوت مرزا صاحب ظاہر نہیں ہے۔

جواب:- لاہوری پارٹی کے عقیدہ کی ذمہ دار لاہوری پارٹی ہے۔ باقی "من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب" کی تشریح خود حضرت مرزا صاحب نے فرما دی ہے۔ کہ میں ایسا نبی نہیں ہوں۔ جو کتاب لے کر آیا ہوں۔ پس تصنیف مصنف نیکو کند بیاں کے مطابق ایسے معنی درست ہوں گے۔ جو آپ کے بیان کردہ معنے کے خلاف ہوں ؛

مسئلہ کفر و اسلام

۴-سوال:- کیا غیر احمدی جماعت پر کفر لازم آتا ہے اور کس بناء پر۔

جواب:- غیر احمدیوں پر اس لئے کفر لازم آتا ہے۔ کہ کہتے ہیں۔ کہ ہم کافر ہیں۔ آپ اپنے علماء سے پوچھیں مسیح موعود کے منکرین کو وہ کیا سمجھتے ہیں ؟ اور ان کے سمجھانے کے بعد آپ سمجھیں۔ کہ جو اپنے آپ کو کافر کہتے ہیں ان کو مومن کس طرح کہہ سکتے ہیں ؟ مومن کے معنے ہیں ماننے والا۔ جس دن لوگ کہدیں گے۔ کہ ہم مومن ہیں مانتے ہیں۔ ہم ان کو کافر کہنا چھوڑ دیں گے۔ ہاں ہم کافر کے یہ معنے نہیں سمجھتے کہ جو ابدی جہنم کا وارث ہو۔ یہ جاہلوں کا عقیدہ ہے۔ ہمارے نزدیک جہنم شرارت اور عناد کرنے والے کے لئے ہے۔ اگر کوئی شخص نیک نیتی اور دیانت سے انکار کرتا ہے۔ تو ایسا شخص جہنم کے لائق نہیں

محمدی بیگم کی پیشگوئی

۵-سوال:- الہام دربارہ نکاح محمدی بیگم جو آسمان پر پڑھا گیا۔ وہ پورا نہیں ہوا :-

جواب:- ایسے آسمان پر نکاح پڑھے ہوئے کئی پورے نہیں ہوئے۔ حضرت نوحؑ نے بھی آسمان سے ہی خبر پا کر کہا کہ میرا بیٹا بچ رہیگا۔ مگر وہ پوری نہ ہوئی۔ حضرت موسیٰ نے آسمان ہی سے خبر پا کر کہا تھا۔ کہ تم کنعان میں داخل ہو

مگر وہ داخل نہ ہو سکے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آسمان سے ہی خبر ملی تھی کہ مسیلمہ کذاب آپکی زندگی میں فنا ہو جائیگا مگر وہ فنا نہ ہوا۔ اسی طرح قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر بھی آسمان ہی سے ملی تھی۔ مگر وہ کنجیاں آپ کی زندگی میں نہ ملیں۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ آسمان کی باتیں تو سچی ہوتی ہیں۔ مگر بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو روحانی آنکھیں عطا نہیں ہوتیں۔ وہ جب تعصب کی غبار کی عینک لگا کر دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو بجز غبار کے انکی آنکھوں کے سامنے اور کچھ نہیں آتا۔

جہاد بالسیف

۴۔ سوال:۔ باوجود جہاد فی سبیل اللہ یعنی جنگ کرنے کا ذکر ہر جگہ قرآن شریف میں ہوتے ہوئے احمدی جماعت اس کی مخالف ہے۔ کس بناء پر؟

جواب:۔ جہاد کا قرآن میں حکم ہے۔ اس کے ماتحت جس محاذ پر آپ جنگ کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق اطلاع دیں۔ پھر میں آپ کو آپ کے سوال کا جواب دوں گا۔ مجھے اس سے بھی اطلاع دیں۔ کہ جن علماء کی تائید میں آپ جہاد کر رہے ہیں۔ وہ کس کس میدان میں جہاد کر رہے ہیں؟

ہم میں اور ان علماء میں یہ فرق ہے کہ ہم سمجھتے ہیں جہاد مختلف ہیں۔ کبھی تلوار کا جہاد ہوتا ہے۔ اور کبھی تبلیغ کا جہاد ہوتا ہے۔ جب تلوار اٹھائی جاتی تھی۔ اس وقت کا جہاد یہی تھا۔ کہ بالمقابل تلوار اٹھائی جاتی۔ اب جبکہ دلائل کے ساتھ مذہب کو خراب کیا جاتا ہے۔ تو اس وقت یہی جہاد ہے۔ [کہ] مقابل میں دلائل پیش کئے جائیں۔

ہمارے نزدیک ہندوستان کے لوگوں کے لئے دلیل کے جہاد کا وقت ہے۔ تلوار کے جہاد کا وقت نہیں۔ اور ہم [ر]ات اور دن اس جہاد میں مشغول ہیں۔ مگر کئی منافق طبع [لو]گ باوجود قرآن میں بار بار تلوار کے جہاد کا حکم موجود سمجھکر [پھ]ر اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھے ہیں۔ اور جہاد کے لئے باہر [نہ]یں نکلتے۔ جب ان کے نزدیک تلوار سے جہاد کا حکم ہے۔ تو [آ]رام سے گھروں میں کیوں بیٹھے ہیں؟ ہمارا تو یہ عقیدہ ہی نہیں [کہ] یہ دن تلوار کے جہاد کے ہیں۔ پس ہم پر الزام لگانا درست [نہ]یں۔ الزام الزام لگانے والوں پر لگتا ہے۔

اولی الامر سے مراد

۔ سوال:۔ أولی الامر منکم سے مراد مسلم [حاکم] ہیں۔ یا غیر بھی؟

جواب:۔ جو آپ پر حاکم ہو وہ اولی الامر ہے۔ اس وقت [ح]ضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ماننے والے آپ پر حاکم نہیں تو اولی الامر [کی] تشریح جو چاہے آپ کرتے پھریں۔ اور اگر آپ ان کے افسر تو الگ رہے۔ بلکہ ان کے پیادوں کا بھی حکم مان رہے ہیں۔ تو آپ کا یہ حق نہیں ہے۔ کہ اولی الامر کے کوئی اور معنے کریں تعجب ہے کہ اس زمانہ کے مسلمان حکام تو الگ رہے۔ ایک پیادہ سے بھی کانپتے ہیں۔ اور بحث ہمیشہ یہ کرتے رہتے ہیں۔ کہ اولی الامر سے کون مراد ہیں۔ مراد وہی ہیں۔ جو تم پر حکومت کرتے ہیں۔ اس زمانہ کے مسلمانوں نے یہ فرض کر لیا ہے۔ کہ کبھی بھی وہ ان امور میں غور نہیں کریں گے جو عملاً ان کو درپیش ہیں۔ ہمیشہ وہی باتوں کے پیچھے پڑے رہیں گے۔ انگریزوں کی حکومت میں رہکر روزانہ ان کی باتیں مان کر ان کی عدالتوں میں جاکر۔ ان کے وارنٹوں اور سمنوں کی تعمیل کر کے اور ان کے ڈاکخانوں اور ریلوں کے قواعد پر عمل کر کے پھر بھی ابھی انہیں یہی شبہ ہے۔ کہ اولی الامر کے معنے حل نہیں ہوئے۔ مجھے تو اس کوڑ مغزی پر تعجب ہی آتا ہے۔

ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱۶ر مئی ۱۹۲۸ء بعد نماز عصر)

مخالف اخبارات کی نیش زنی

عصر کی نماز پڑھانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ مسجد میں رونق افروز ہوئے۔ تو شیخ یعقوب علی صاحب نے عرض کیا۔ کہ بعض اخبار ہمارے خلاف نیش زنی کرنے میں روز بروز ترقی کر رہے ہیں۔ اپنے اخباروں کو بھی اجازت ہونی چاہیئے۔ کہ ان کے متعلق کچھ نہ کچھ لکھیں۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

پھر حضور نے فرمایا۔ ایک بزرگ تھے۔ ان کا ایک شاگرد جب تحصیل علم کے بعد ان سے جدا ہونے لگا۔ تو انہوں نے اس سے پوچھا۔ میاں تم پڑھکر تو جا رہے ہو۔ مگر جب عمل کے وقت شیطان تمہارے راستہ میں روک ڈالیگا۔ اس وقت کیا کروگے۔ اس نے کہا میں اس کا مقابلہ کروں گا۔ انہوں نے کہا۔ فرض کرو کہ تم نے اسے زیر بھی کر لیا۔ مگر جب پھر تم کام کرنے لگوگے وہ پھر حملہ آور ہو جائیگا اس نے کہا۔ میں پھر اس کا مقابلہ کروں گا۔ بزرگ نے کہا۔ اگر وہ اسی طرح حملہ کرتا رہا۔ اور تم اس کا مقابلہ کرتے رہے۔ تو تمام عمر اسی میں گذر جائیگی۔ کام کس وقت کروگے۔ اس پر شاگرد نے عرض کیا۔ آپ ہی بتائیں۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ اگر تم کسی دوست کو ملنے جاؤ۔ اور اس کا کتا تمہیں کاٹنے لگے۔ تو کیا کروگے۔ اس نے کہا۔ کہ اسے ماروں گا۔ کہا اگر وہ پھر کاٹے۔ تو پھر۔ اس نے کہا۔ پھر میں اپنے دوست کو آواز دوں گا بزرگ نے کہا۔ بس شیطان سے بچنے کا بھی یہی طریق ہے۔ کہ خدا سے مدد مانگی جائے۔

اگر ہمارے اخبارات بھی ان باتوں میں پڑجائیں۔ اور اسی طرح کی باتیں لکھنے لگ جائیں۔ تو وہ رنج جو ہم قائم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو باہمی تنازعات چھوڑ دینے چاہئیں۔ اور آپس میں متحد ہو جانا چاہیئے۔ اس پر بہت برا اثر پڑیگا۔ لوگ یہی سمجھیں گے۔ کہ یونہی یہ اتحاد کا شور مچا رہے ہیں۔ ورنہ خود بھی اسی کام میں معروف ہیں۔ جو دوسرے کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمارے اخبارات کو احتراز ہی کرنا چاہیئے بلکہ جب دوسرے آپس میں لڑیں۔ تو انہیں توجہ دلانی چاہیئے۔ کہ یہ لڑنے کا وقت نہیں ہے۔ بلکہ ملکر اسلام کی خدمت کرنے کا وقت ہے۔

(۲۲ر مئی ۱۹۲۸ء بعد نماز ظہر)

تجارت کی آمد

ایک دوست کے سوال کے جواب میں فرمایا۔ تجارت چلانے کے لئے جس قدر اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ وہ نکال کر باقی بچت پر وصیت ادا کرنی چاہیئے۔ مثلاً ایک شخص کو اپنی دکان کے لئے دریاں کرایہ اور دوسرا سامان خریدنا پڑتا ہے۔ ملازم رکھنا ہوتا ہے۔ تو یہ اخراجات منہا کر کے جو اس کی خالص آمدنی ہو۔ یعنی جس کو وہ اپنی ذات پر خرچ کرے۔ یا کر سکے۔ وہ اس کی آمدنی ہے۔ اور اس سے اسے وصیت دینی چاہیئے۔ اگر کسی کی سو روپیہ ماہوار آمدنی ہو۔ مگر وہ ممسک ہو۔ اس قدر خرچ نہیں کرتا تو وصیت اسے سو پر ہی دینی ہو گی۔ جو روپیہ پھر تجارت پر ہی لگا دیا جائے۔ اس کی وصیت نہیں۔

(۲۳ر مئی ۱۹۲۸ء بعد نماز ظہر)

نومسلموں کی دینی تعلیم کا انتظام

ایک دوست نے عرض کیا لاہور کے قریب ایک گاؤں میں جو غیر مسلم مسلمان ہوئے تھے۔ وہ مایوس ہو رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہمارے واسطے مسجد اور مدرسہ وغیرہ بنانے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ مگر کیا کرایا کچھ بھی نہیں گیا۔

فرمایا۔ دوسرے مسلمانوں کو تو ہم نصیحت ہی کر سکتے ہیں کہ ان سے ایفاء عہد کریں۔ اور ان کی خبرگیری کی جائے۔ ہم ان سے جبراً انتظام نہیں کرا سکتے۔ ہاں اگر یہ لوگ ہمارے انتظام میں آجائیں تو ہم حتی الوسع ان کی دینی و دنیوی تعلیم کا بندوبست کرینگے۔

آریوں کی دھوکہ دہی

ایک دوست نے بیان کیا۔ کہ آریوں نے ہمارے گاؤں کے چوہڑوں کو یہ کہنا شروع کیا ہے کہ تم شدھ ہو جاؤ۔ ہم تمہیں اسی گاؤں کے رقبہ میں ... حصہ کا مالک بنوا دیں گے۔ فرمایا۔ ان کے اپنے پاس زمینیں نہیں ہیں۔ چوہڑوں کو کہاں سے دیدیں گے۔

ریلوے سٹیشن قادیان کے متعلق

ایک غلط بیانی کی تردید

بخدمت ایڈیٹر صاحب زمیندار! السلام علیکم

آپکے پرچہ مطبوعہ ۲۴ مئی ۱۹۲۸ء میں ایک مضمون اس امر کے متعلق شائع ہوا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے اپنے امام کی ہدایت کے ماتحت جو ۱۹۲۷ء میں راجپال کے مقدمہ کے متعلق بعض سیاسی مطالبات پر مسلمانوں سے دستخط کرائے تھے۔ ان سے یہ فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ کہ قادیان میں ریلوے اسٹیشن بنانے کے لئے انہیں گورنمنٹ کے حکام کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ معلوم نہیں کہ کس نے ایسی غلط اور بے بنیاد بات آپ کے دفتر تک پہنچائی ہے مگر یہ یقینی امر ہے۔ کہ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے بغض و کینہ سے مجبور ہو کر یہ کارروائی کی ہے۔ آپ کو خوب علم ہے۔ کہ وہ مطالبات کیا تھے۔ ان میں بعض امور مقدمہ راجپال سے تعلق رکھتے تھے۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کے انسداد کے متعلق تھے۔ اور بعض مسلمانان پنجاب و صوبہ سرحدی کے حقوق کے متعلق تھے۔ اوّل الذکر تو گورنمنٹ پنجاب و گورنمنٹ ہند کی بعض کارروائیوں کے سبب سے غیر ضروری ہو گئے۔ کیونکہ گورنمنٹ ہائے مذکورہ بالا نے ان کے متعلق ضروری کارروائیاں خود کر لیں۔ لیکن سیاسی حقوق کے متعلق جو صوبہ پنجاب و سرحد سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ نہ تنہا گورنمنٹ پنجاب ہی کی خدمت میں پیش کئے جا سکتے تھے۔ نہ صوبہ سرحد کی گورنمنٹ کے۔ اس لئے سائمن کمیشن کے مامور ہونے پر لاہور میں ہمارے وفد نے وہ تمام دستخطوں کی فہرستیں جن میں کئی لاکھ مسلمانوں کے دستخط تھے۔ کمشن کے سامنے پیش کر دئے کمشن نے ان کو دیکھا۔ اور اپنی تسلی کر لی۔ کہ دستخط واقعی ہیں۔ اور کئی بس بڑے بڑے بھرے ہوئے ہیں۔ پس انھوں نے یہ نوٹ کر لیا کہ ہم نے یہ فہرستیں دیکھ لی ہیں۔ اور ان کے متعلق اطمینان کر لیا ہے۔ پھر ہم سے کہا گیا۔ کہ چونکہ یہ بہت وزن دار ہیں۔ اس لئے ساتھ لیجانے کی ضرورت نہیں ہے چنانچہ وہ سب ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن صاحب کو دیکھنا ہو۔ قادیان آکر دفتر ترقی اسلام میں دیکھ سکتے ہیں۔ ریلوے کا معاملہ ۱۳ یا ۱۴ سال سے چل رہا تھا۔ ریلوے والوں نے اوّل بار پندرہ سال ہوئے۔ جو سروے کی تھی۔ تب بھی قادیان کی پرانی آبادی کے شمال سے لائن نکالی تھی۔ اور اسٹیشن شمال میں تجویز کیا تھا۔ اور اب بھی یہی کیا ہے۔ امسال کارروائی شروع کرنے سے پہلے جدید تجویز قصبہ قادیان سے جنوب کی طرف لائن لیجانے کی ریلوے کے محکمہ نے کی تھی۔ اور اس خیال سے کہ مصارف کم ہوں۔ مگر جب تحقیقات سے انہیں معلوم ہوا۔ کہ گو لائن کی لمبائی تقریباً ایک میل جنوب کی طرف سے کم ہے۔ لیکن نشیبی رقبہ میں لائن کے گذرنے سے مٹی کی بھرتی بہت کرنا ہو گی۔ اور پل وغیرہ نسبتاً زیادہ بنانے پڑینگے۔ اور بعض رقبے ایسے قیمتی ہیں۔ جن میں معاوضہ کثیر دینا پڑے گا۔ اور خرچ بمقابلہ شمالی لائن کے جنوبی لائن میں زیادہ کرنا پڑے گا۔ تب انہوں نے اپنے ارادہ کو بدلا۔ اور لائن کو بالآخر پوری تحقیقات کے بعد شمال ہی سے گذارنا تجویز کیا ہے۔ اس سلسلہ میں زمینداران موضع ننگل باغبانان متصل قادیان اور دوسرے مواضعات کے رہنے والوں نے جو چار پانچ میل کے اردگرد قادیان سے واقع ہیں۔ اپنی اپنی ضروریات کے لحاظ سے درخواستیں قادیان سے شمال یا جنوب کی طرف لائن نکالنے کی دی تھیں۔ غالباً ان درخواستوں سے دھوکا کھایا گیا ہے۔ یا دھوکا دینے کی نیت سے ان درخواستوں کو ان درخواستوں سے تبدیل کیا گیا ہے۔ اور اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے یہ اتہام جماعت احمدیہ اور اس کے برگزیدہ امام پر لگایا گیا ہے۔ یہ بدخصلت لوگ محض اپنی دون نفسی کے سبب سے چاند پر خاک ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور آپ کو غلط خبریں دیتے ہیں۔ کم از کم آپکا جریدہ ایسا ہے۔ کہ ایسے ایسے امور میں ذرا غور اور تامل سے کام لینا چاہیئے تھا۔ اگر آپ دریافت کر لیتے۔ تو فوراً آپ کو صحیح حالات کا علم دیا جا سکتا تھا۔

ایک بات یہ بھی ہمارے خلاف بیان کی گئی ہے کہ ۱۷؍ جون ۱۹۲۸ء کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر جو تمام ہندوستان میں صدہا مقامات پر لیکچر کا انتظام جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ وہ اس لئے ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے برادر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی کتاب "خاتم النبیین" کی فروخت میں مدد مل جائے۔ آپ کو ادنیٰ تامل سے یہ بات عجیب درعجیب معلوم ہو گی۔ اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ دو سو جلدیں قابل فروخت ہونگی ۲؍ اس کی قیمت ہے۔ اس لئے ساڑھے چار سو روپیہ کے حصول کے لئے کون ایسا عقلمند ہو سکتا ہے کہ چالیس پچاس ہزار روپیہ سلسلہ احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں کا خرچ کرائے۔ صرف مرکز قادیان سے ہی اس پروپیگنڈا پر اور جو لوگ یہاں سے لیکچر دینے جا رہے ہیں ان کے مصارف سفر پر پانچ چھ ہزار روپیہ صرف ہو چکا ہے اور مقامی جماعت ہائے احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں اور ہندو و سکھ صاحبان نے جو جلسے کہ اپنے اہتمام میں کرانے کا انتظام کیا ہے ان کا ہزاروں ہزار روپیہ خرچ ہو گا۔ پس تعجب ہے کہ ساڑھے چار سو یا پانچ سو روپیہ کے لئے جماعت مرکزی احمدیہ کا ہزاروں روپیہ صرف کرنا اور دوسری جماعتوں کا ہزاروں روپیہ خرچ کرانا کس شخص کی عقل میں آ سکتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد ❊ میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

حاسدوں کا حسد ہی ان کی سزا ہے۔ پھر اسپر ناکامی کا منہ دیکھنا مرے پر سو دُرّے کا مصداق بھی بنجاتا ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ آپنے ہمارے ایک دوست سے کہا ہے کہ ہم اس کی تردید چھاپنے کو تیار ہیں۔ اگر ہمارے پاس بھیجی جائے اس لئے میں آپ کی خدمت میں یہ بھیج رہا ہوں۔ اور اس کی نقل الفضل میں بھی بھیجدی ہے۔

۱۷؍ جون کے جلسے کے متعلق مجھے آپ سے اس قدر کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اغراض مسلمانوں کے مشترکہ کاموں اور عام اسلام کی حفاظت کے وقت سوائے اسلام کی خدمت کے اور کیا ہو سکتی ہیں۔ ۱۹۲۳ء میں جبکہ سوامی شردھانند صاحب آنجہانی نے ملکانہ مسلمانوں پر یورش کی تھی۔ اسلامی اخبارات کی تحریک پر ہم نے لاکھوں روپیہ صرف کیا۔ اور آپنے بھی اعتراف فرمایا۔ کہ احمدیوں نے اسلام کی خدمت انجام دی ہے۔ اسی طرح سال گذشتہ فسادات لاہور کے سلسلہ میں اور راجپال کے مقدمہ کے سلسلہ میں جو تحریکات ہماری طرف سے ہوئیں۔ ان میں بعض آپ کے اخبار میں بھی شائع ہوئیں۔ اور آپنے انہیں ہماری کسی غرض خاص کے ساتھ وابستہ نہ سمجھا۔ اور جلسہ خلافت کمیٹی میں صدر خلافت صوبہ پنجاب نے امام جماعت احمدیہ کا شکریہ بھی ادا کیا تھا۔ اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ ہماری غرض اس مشترکہ کام سے بجز اتحاد بین الاقوام اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو تمام غیر مسلموں پر بھی اور ناواقف مسلمانوں پر ظاہر کر دینے کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ ایسے مشترکہ امور میں ہمیشہ ہم دوسرے فرقوں کے ساتھ اور دوسری قوموں کے ساتھ ملکر کام کرتے رہے ہیں۔ ہندو مسلم اتحاد میں شملہ پر برابر مولوی ظفر علی صاحب کی موجودگی میں ہم سب ملکر کام کرتے رہے ہیں۔ اس میں ہماری غرض پر کبھی آپ کو شبہ نہ ہوا۔ اب اس موقعہ پر بعض حاسد طبع لوگ آپ کے پاس ہمارے خلاف مضامین اس غرض سے بھیجتے ہیں۔ تاکہ ابتداء آپ کے اخبار سے ہو۔ اور پھر وہ محض بے غرض اور بے خبر لوگوں کی طرح اپنے صحیفے میں اس کو ظاہر کریں۔ جو ان کے سینوں میں بھری ہوئی ہے۔ تاکہ دنیا کو یہ معلوم ہو کہ وہ خود دراصل اس سے بے خبر تھے۔ زمیندار کے ذریعہ سے یہ علم حاصل ہوا ہے۔ اس لئے اس پر رائے زنی کرتے ہیں۔ ان کا جواب یہی ہے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش

من انداز قدت را مے شناسم

ذوالفقار علیخان چیف سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ قادیان

مسلمانانِ لکھنؤ کی قابلِ تعریف سرگرمی

۱۷ رجون کے جلسہ کے متعلق

لکھنؤ کے معززاور سرکردہ مسلمان ۱۷ رجون کے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے جس عمدگی اور خوبی سے کام کر رہے ہیں۔ اس کا کسی قدر اندازہ جلسہ شوریٰ کی اس روئیداد سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو مکرم محمد عثمان صاحب احمدی نے ارسال فرمائی ہے۔ اور جسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۶ رجون کو ایک جلسہ شوریٰ بابت لیکچر سیرت نبوی منعقد کیا گیا۔ جس میں ذیل کے اصحاب نے شرکت فرمائی

۱۔ مولوی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ (پریسیڈنٹ)

۲۔ خان بہادر مولانا سید مہدی حسن صاحب آنریری جوائنٹ سیکرٹری شیعہ کالج لکھنؤ۔

۳۔ خان بہادر شیخ نصراللہ صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر

۴۔ منشی احتشام علی صاحب رئیس اعظم کاکوری

۵۔ مولوی سید خلیل احمد صاحب سیکرٹری ایگی ٹیشن فنڈ

۶۔ علامہ سید احمد صاحب مہدی (شیعہ مجتہد)

۷۔ مرزا عابد حسین صاحب ایڈوکیٹ سیکرٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس۔

۸۔ منشی احترام علی صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر

۹۔ مولوی سید ارتضیٰ علی صاحب احمدی

۱۰۔ مولوی محمد طلحہ صاحب احمدی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل چیف کورٹ لکھنؤ

۱۱۔ مرزا کبیرالدین احمد صاحب احمدی

۱۲۔ مرزا حسام الدین صاحب احمدی

۱۳۔ خاکسار راقم محمد عثمان احمدی بادونی

حسب ذیل حضرات کے عدم شرکت کا افسوس رہا۔

۱۔ خان بہادر سید احمد حسین صاحب رضوی آنریری مجسٹریٹ وچیرمین لکھنؤ امپروومنٹ ٹرسٹ

۲۔ سید جالب صاحب دہلوی ایڈیٹر ہمدم

۳۔ مولوی انیس احمد صاحب بی۔ اے ایڈیٹر اخبار حقیقت

۴۔ حافظ محمد حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ

۵۔ خان بہادر سید حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر

حسب ذیل امور کے لئے مشورہ طلب کیا گیا۔

۱۔ تعین تاریخ (۲) تعین مقام جلسہ (۳) تعین مقررین باتفاق رائے طے پایا۔ کہ ۱۷ رجون کو ۷ بجے شام سے ۹ بجے تک جلسہ کا وقت مقرر کیا جائے۔ اور جلسہ امین الدولہ پارک میں کیا جاوے۔ اور مندرجہ ذیل حضرات تقریر فرمائیں

۱۔ مولانا سید سبط حسن صاحب شمس العلماء

۲۔ مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی

۳۔ مولانا مولوی خیرالدین صاحب احمدی۔

۲ طے پایا کہ ایک سب کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو وقتی طور پر پیش آنے والے ضروری امور طے کرے۔ اور اس کے حسب ذیل ممبر ہوں۔

۱۔ مرزا عابد حسین صاحب ایڈوکیٹ

۲۔ خان بہادر شیخ نصراللہ صاحب

۳۔ خان بہادر مولانا سید مہدی حسن صاحب رضوی

اس سب کمیٹی کا جلسہ طلب کنندہ خاکسار راقم محمد عثمان احمدی مقرر ہوا۔

۳۔ پیش ہو کر طے پایا۔ کہ اعلان جلسہ پر جملہ حاضرین مندرجہ بالا و نیز ان حضرات کے جن کے دستخط حاصل کئے جا سکیں دستخط ہوں ؛

۴۔ اندازہ کیا گیا کہ تخمیناً ایک صد روپیہ طبع اشتہارات فرش پانی وغیرہ وغیرہ پر خرچ ہوگا۔ اور مندرجہ ذیل حضرات نے دس دس روپیہ کے وعدہ لکھائے۔ اور منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کے اسی وقت دس روپے وصول ہوگئے۔

۱۔ خان بہادر سید مہدی حسن صاحب رضوی۔

۲۔ مولوی سید خلیل احمد صاحب

۳۔ خان بہادر شیخ نصراللہ صاحب

۴۔ سید ارتضیٰ علی صاحب

۵۔ منشی احتشام علی صاحب

۶۔ مرزا عابد حسین صاحب

۷۔ مولوی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ

مبلغ ۷۰ کے وعدہ ہوئے اور طے ہوا کہ ۳۰ کے اور وعدہ لئے جائیں۔

۵۔ کارروائی جلسہ کی روئیداد اخبارات میں روانہ کی جائے۔ حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ فقط

راقم محمد عثمان احمدی ۶ رجون ۱۹۲۸ء

امریکہ سے درخواست

امریکہ سے ایک نومسلمہ خواہشمند ہے۔ کہ کوئی ہندوستانی احمدی بہن اس کے ساتھ انگریزی میں خط و کتابت کرے۔ پتہ مجھ سے مل سکتا ہے ؛

مفتی محمد صادق۔ قادیان

جماعت احمدیہ کی دینی خدمات

خاکسار غیر احمدی ہے۔ اور عرصہ ۱۷ سال سے سلسلہ احمدیہ کی کتابیں دیکھتا رہتا ہے۔ ساتھ ہی دوسرے علماء اسلام کی کتب اور رسائل بھی پڑھتا رہتا ہوں۔ ہمیشہ سے میرا یہ قاعدہ رہا ہے کہ میں نے مرزا صاحب اور اہل سلسلہ کو اپنی زبان سے کبھی بُرا بھلا نہیں کہا۔ جیسا کہ پیر بخش صاحب ایڈیٹر رسالہ تائید الاسلام مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث۔ پیر مہر علی شاہ صاحب مصنف سیف چشتیائی محمد یعقوب صاحب مصنف عشرہ کاملہ وغیرہ کرتے ہیں۔ پھر میرے پاس تحریری فتاوے علمائے دیوبند کے موجود ہیں۔ جن میں لکھا ہے۔ کہ مرزائیوں کے ساتھ السلام علیکم کرنا ان کے ساتھ کھانا پینا رشتہ ناطہ کرنا درست نہیں۔ مگر باوجود اس کے یہ خاکسار جماعت احمدیہ کو حامیٔ اسلام جانتا ہے۔ مجھے قدرتی طور پر سلسلہ احمدیہ سے محبت ہے۔ اکثر لوگ کبھی کبھی کہا کرتے ہیں۔ کہ یہ تو مرزائی ہو گیا ہے۔ گو ابھی بیعت نہیں ہوا۔ لیکن عقیدہ احمدیوں کا سا ہے۔ پہلے خاکسار سلسلہ چشتیہ صابریہ میں بیعت تھا۔ اب رمضان شریف میں میرے مرشد دارفانی سے دار بقا کو چلے گئے ہیں۔ وہ بیان کیا کرتے تھے۔ کہ مرزا جی کو تم کبھی برا نہ کہنا۔ اسلام کی خدمت کرنے والا کبھی برا نہیں ہوتا۔ ان میں بعض اوصاف ایسے ہیں جو بنی اسرائیل کے نبیوں میں بھی نہیں پائے گئے۔ اور مرزا جی نے عین وقت پر دعوے کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اگر کوئی اور دعویٰ دار ہوتا۔ تو وہ کیوں نہ آتا۔ اس زمانہ کے علماء ایسے عشرت پسند ہو گئے ہیں۔ کہ تبلیغ اسلام کے لئے اپنے اپنے گھروں سے باہر پاؤں دھرنا عیب جانتے ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ کے افراد غیر ملکوں میں جا کر اسلام کے باغ کو اپنے خون سے سیراب کر رہے ہیں۔

اس زمانہ میں ایسے ایسے بے نظیر کارنامہ دیکھ کر کون ایماندار کہہ سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ سے السلام علیکم کہنا اور ان کے ساتھ کھانا پینا بند کر دو ؛

قاضی نبی بخش ملک پور ضلع کرنال

درخواست رشتہ

محمد شفیع احمدی کنسٹبل۔ کشمیری شیخ۔ تھانہ ستراہ (سیالکوٹ) پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ اولاد کوئی نہیں۔ رشتہ کے خواہشمند ہیں۔ خط و کتابت ستراہ کے پتہ پر ہو ؛

منارۃ المسیح کیلئے چندہ دینے والے اصحاب

مندرجہ ذیل احباب کا نام منارۃ المسیح کی تعمیر میں چندہ تعدادی یک صد روپیہ فی کس دینا معلوم ہو چکا ہے مگر ممکن ہے کہ بعض اور دوست بھی ہوں جنکو اعلان نہ پہنچا ہو۔ اور وہ اپنا نام ظاہر نہ کر سکے ہوں۔ حالانکہ رسید زر ان کے پاس ہو پس جو احباب ایسے ہیں۔ کہ انہوں نے منارۃ المسیح میں چندہ دیا ہے اور اس فہرست میں ان کے اسمائے گرامی نہیں ہیں۔ اور ان کے پاس رسیدیں چندہ کی موجود ہوں وہ فوراً اپنے اسمائے گرامی اور نمبر رسید خزانہ سے مطلع فرمائیں۔ اور تاریخ رسید بھی درج فرما دیں۔ تاکہ رجسٹروں میں تلاش کرنے کے وقت اوقات ضائع نہ ہوں۔ ۲۸/۵/۲۴ (ذوالفقار علی ناظر اعلیٰ)

نمبر	نام	رقم
(۱)	ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم	مار
(۲)	بابو محمد افضل صاحب مرحوم ایڈیٹر اخبار بدر	مار
(۳)	ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب مرحوم	مار
(۴)	حافظ روشن علی صاحب	مار
(۵)	پیر برکت علی صاحب مرحوم	مار
(۶)	شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی	مار
(۷)	جناب علی محمد صاحب تحصیلدار	جار
(۸)	بابو فضل احمد صاحب کیملکور	مار
(۹)	اہلیہ اوّل بابو فضل احمد صاحب کیملکور	مار
(۱۰)	غلام حسین صاحب صوبہ دار	مار
(۱۱)	شیخ فضل حق صاحب بٹالہ	مار
(۱۲)	مفتی گلزار محمد صاحب بٹالہ	مار
(۱۳)	ماسٹر محمد طفیل صاحب بٹالہ	مار
(۱۴)	شیخ یعقوب علی صاحب	مار
(۱۵)	اہلیہ شیخ یعقوب علی صاحب	مار
(۱۶)	محمودہ مرحوم دختر شیخ یعقوب علی صاحب / شیخ غلام غوث صاحب برادر شیخ یعقوب علی صاحب	ٹٹ
(۱۷)	ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	مار
(۱۸)	منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری	مار
(۱۹)	شیخ محمد شفیع صاحب ولد منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری	مار
(۲۰)	منشی محمد جان صاحب	مار
(۲۱)	شیخ کرم الٰہی صاحب وکیل پٹیالہ	مار
(۲۲)	شیخ غلام نبی صاحب سیٹھی چکوال	مار
(۲۳)	بابو جمال الدین صاحب مرحوم گوجرانوالہ	مار
(۲۴)	مولوی عمرالدین صاحب مرحوم	مار
(۲۵)	اہلیہ مولوی عمرالدین صاحب مرحوم	مار
(۲۶)	منشی محمد دین صاحب کھاریاں	مار
(۲۷)	ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب	مار
(۲۸)	از جانب بچگان ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب	مار
(۲۹)	حاجی غلام احمد خاں صاحب	مار
(۳۰)	غلام نبی صاحب ماہل پور	مار
(۳۱)	شیخ احمد اللہ صاحب نوشہرہ	مار
(۳۲)	ڈاکٹر محمد رفیع خاں صاحب	مار
(۳۳)	ڈاکٹر فضل دین صاحب	مار
(۳۴)	اہلیہ ڈاکٹر فضل دین صاحب	مار
(۳۵)	از جانب بچگان ڈاکٹر فضل دین صاحب	مار
(۳۶)	منشی محمد عبداللہ صاحب فیروزپور	مار
(۳۷)	سیٹھ موسےٰ بن عثمان	مار
(۳۸)	ڈاکٹر رامانند صاحب	مار
(۳۹)	غلام امام صاحب	مار
(۴۰)	سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب	مار
(۴۱)	اہلیہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب	مار
(۴۲)	ڈاکٹر فضل کریم صاحب	مار
(۴۳)	سیٹھ الہ دین ابراہیم بھائی	مار
(۴۴)	منشی گوہر علی صاحب	مار
(۴۵)	ذوالفقار علی خاں	مار
(۴۶)	قاضی میر حسین صاحب علی پور	مار
(۴۷)	منشی مہردین صاحب	مار
(۴۸)	مولوی شیر علی صاحب	مار
(۴۹)	سید عبدالمجید صاحب منصوری	مار
(۵۰)	سید عبدالحمید صاحب منصوری	مار
(۵۱)	سید عبدالوحید صاحب منصوری	مار
(۵۲)	خان بہادر مولوی محمد علی خاں صاحب	مار
(۵۳)	حاجی ملا امام بخش صاحب	مار
(۵۴)	شیخ مشتاق حسین صاحب	مار
(۵۵)	خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب	مار
(۵۶)	منشی قمرالدین صاحب لدھیانہ	مار
(۵۷)	نادر خاں صاحب	مار
(۵۸)	خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب	مار
(۵۹)	رحمت اللہ صاحب پسر مولوی عبداللہ صاحب سنوری	۲۵
(۶۰)	بابو اعجاز حسین صاحب دہلوی	مار
(۶۱)	محمد حیات خاں صاحب سب انسپکٹر پنشنر گڑھی اعوان تحصیل حافظ آباد	مار
(۶۲)	ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب	مار
(۶۳)	سیدہ سعیدۃ النساء بیگم اہلیہ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب	مار
(۶۴)	ٹھیکیدار محمد اکبر خاں صاحب مرحوم بٹالہ	مار

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

مجھے افسوس ہے کہ ۲۷ مئی ۱۹۲۸ء کا جلسہ حسب مراد کامیاب نہ ہوا۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو۔ کہ اعلان ۱۸ مئی ۱۹۲۸ء کا بھی کم دفعہ چھپا گیا ہو۔ میں پھر انجمنوں کے کارکنان اعلیٰ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں پوری سعی فرمادیں۔ تاکہ نظام جماعت روز افزوں ترقی کا نظارہ پیش کرے۔ اور دوسروں کے لئے تحریک ترقی کا موجب بنے۔ (ذوالفقار علی خان ناظر اعلیٰ)

صوبہ سرحد میں پراونشل انجمن کے قیام کی تحریک اخبار الفضل مجریہ ۱۸ مئی ۱۹۲۸ء میں احباب پڑھ چکے ہیں۔ اس تحریک کے سلسلہ میں ضلع پشاور کی جملہ انجمنوں کا ایک جلاس بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۲۸ء مسجد احمدیہ پشاور میں زیر صدارت جناب خان صاحب میاں فضل حق صاحب رئیس سرخ ڈھیری مردان منعقد کیا گیا جس میں باتفاق رائے اس تحریک کی تکمیل کیلئے ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی جو آئندہ اجلاس کا انتظام کر کے تمام اضلاع سرحد کی انجمنوں کو شمولیت کی دعوت دیگی پس اس اعلان کے ساتھ ہی التماس کیجاتی ہے کہ دیگر اضلاع کی تمام انجمنیں اپنی اپنی جگہ جلسہ کر کے اس کام کے لئے موزون نمایندوں کا انتخاب فرما کر ان کے نام اور مفصل پتہ سے جلد تر خاکسار کو مطلع فرمادیں۔ تاکہ قریب ترین موزون تاریخ معین کر کے انکو شمولیت کی دعوت دی جا سکے بہتر تو یہ ہوگا۔ کہ ہر ایک انجمن کا پریذیڈنٹ یا امیر بذات خود اپنی اپنی انجمن کی نمایندگی فرمادیں۔ لیکن اگر کسی خاص وجہ سے وہ خود معذور ہوں تو کسی اور دوست کو بوجہ نمایندگی دیکر بھیجا جا سکتا ہے۔

جماعت کی اس رنگ میں تعمیر و تنظیم کی اہمیت پر ہمیں مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خود اپنے خطبات میں اس کی ضرورت اور اہمیت کو ظاہر فرما چکے ہیں۔ اور مزید براں جملہ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان صوبہ ہذا فرداً فرداً تحریری طور پر تجویزہ نظام سے اتفاق کا اظہار فرما چکے ہیں لیکن اب اس نظام کے وجود کے اعلان سے قبل نہایت ضروری ہے کہ اجتماعی رنگ میں ہم اپنی بیداری کا ثبوت دیں۔ لہٰذا جملہ احمدیان سرحد کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے اراکین کو میدان میں بھیجیں اور ہماری بہبودی کیلئے جس خواہش کا ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے اظہار فرمایا ہے اسکو تکمیل تک پہنچانے میں ممد و معاون بنیں۔ اور یہ خوب یاد رکھیں کہ تاریخ مقررہ پر اگر کوئی انجمن اپنا نمایندہ بھیجنے میں قاصر رہی تو وہ غرض پوری نہ ہو سکیگی جس کیلئے یہ جدوجہد جاری ہے یعنی پراونشل انجمن کے قیام کا اعلان نہیں ہو سکیگا۔ اس صورت میں وہ انجمن باقی تمام نمایندوں کی آمد و رفت و زحمت و خراجات کے نقصان کی ذمہ وار ہوگی اسلئے صوبہ سرحد کے ہر ایک احمدی دوست کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی انجمن میں اس سکیم کی رو سے تحریک و تائید کر کے نمایندہ بھیجنے کی سعی فرمادیں وما توفیقی الا باللہ والسلام

ارباب محمد جان جائنٹ سیکرٹری
مجلس استقبالیہ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد مسجد احمدیہ محلہ گل بادشاہ شہر پشاور —

اشتہار

کمال فائدہ کیا

ایک شیشی "عرق طحال" بذریعہ وی پی ارسال کریں ایک بوتل پیشتر بھی آپ سے لایا تھا جس نے کمال فائدہ کیا"۔

(جناب) محمد خاں (صاحب) ہیڈ ماسٹر از ساہنیا

"تاپ تلی کے تمام مریضوں کو میں پر زور مشورہ دیتا ہوں کہ "عرق طحال" کو استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں انشاءاللہ یہ کبھی خطا نہیں کرتا میں نے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کیلئے منگا کر بارہا اس کا تجربہ کیا ہے"

جناب شیخ محمد حسین (صاحب) سب جج صاحب بہادر چونیاں (لاہور)

قیمت فی شیشی عہ ۔ تین شیشی یکمشت ۱؎۸

خرچ وی ۔ پی بذمہ خریدار

المشتہر

حافظ غلام رسول میڈیکل ہال نمبر (۱) وزیر آباد (پنجاب)

---

15 مہینوں میں اوورسیر کلاس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے آپ فوراً پرنسپل سندھ انجنیرنگ کالج سکھر کو مفت پراسپکٹس کے لئے لکھیں ؛

مستورات کے لئے

ہماری ایجاد کردہ دوائی "اکسیر تسہیل ولادت" ایک نعمت الٰہی ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے بفضل خدا بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے، اور بعد ولادت کے جو زچہ کو درد وغیرہ کی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ بھی خدا کے فضل سے نہیں ہوتی۔ قیمت اڑھائی روپیہ (۲؎۸) بمعہ محصولڈاک

منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

بڑھیا کپڑا خرید فرمائیں

اگر آپکو واقعی اعلیٰ اور ارزاں مال کی ضرورت ہو تو براہ راست کارخانہ سے طلب کریں۔ لونگی سکی ۔ ریشمی مشہدی قسم اول نہایت ہی خوبصورت للعہ ۔ کلاہ زریں استردار پشاوری فیشن ۸؎ دونوں کی قیمت ۵؎ کارخانہ کے خاص تحفہ ہیں۔ زنانہ سکی ۔ ریشمی کا مدار چادر اوسط درجہ کی بیگمات استعمال کرتی ہیں۔ طول ۳ گز عرض ۱؎۲ گز للعہ ۔ زنانہ لنگی خالص ریشمی چادر امیرانہ وضع نہایت ہی خوبصورت رنگ لنگری طول ۳ گز عرض ۱؎۲ گز آٹھ روپے ۔ ازار بند سکی ۔ ریشمی رنگین ۳؎ درجن جراب سکی ریشمی زنانہ پھولدار ۱؎۲ ۔ پنجابی جوتا اعلیٰ مضبوط ۸؎ (ناپ ضرور ارسال کریں) جائے نماز سوتی مضبوط محراب دار پھولدار قسم اول ۸؎ دوکانداران خط وکتابت کریں۔ مکمل فہرست کارخانہ مفت محصولڈاک بذمہ خریدار

منیجر کارخانہ سید عباس علی شاہ احسان اینڈ کمپنی سوداگران لدھیانہ

ناہور یہ حکیم رجسٹرڈ اکسیر خنازیر یعنی ہنجیراں ۔ سخت سے سخت اور پرانی سے پرانی خنازیر کو اس دوائی کے استعمال سے انشاءاللہ آرام ہو جاتا ہے سینکڑوں مرتبہ تجربہ ہوئی ہے۔ صرف چالیس یوم دوائی استعمال کرنی پڑتی ہے۔ بعد میں تمام عمر کیلئے اس نامراد بیماری سے خلاصی مل جاتی ہے۔ قیمت فی پیکٹ جس میں ۴۰ گولیاں ہونگی۔ صرف للعہ

نوٹ: ۔ اگر خنازیر کی گلٹیاں بہتی ہوں یا اس جگہ زخم ہوں تو ان کیلئے الگ دوائی ہم روانہ کی جاتی ہے۔ قیمت فی پیکٹ عہ

بھس یعنی ضعف جگر کی اکسیر گولیاں ۲۱ یوم کھانے سے سیروں خون بڑھ جاتا ہے۔ بھس کا نام ونشان نہیں رہتا۔ بھس کیلئے از بس مفید ہے قیمت للعہ ۔ فہرست دواخانہ مفت طلب کریں جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ روانہ کریں ؛

المشتہر

حکیم حاجی محمد رحیم بخش زبدۃ الحکما میڈلسٹ امرتسری اندرون ٹکی دروازہ متصل مسجد قصاباں لاہور

ملازمت

دہلی ۔ لاہور ۔ کلکتہ ۔ بمبئی ۔ مدراس ولنکا میں ملازمت کرنے کے خواہشمند دو آنے کے ٹکٹ بھیجکر قواعد انگریزی طلب کریں شرطیہ ملازمت یا فیس واپس ۔ کرایہ ریل مفت ۔ سول کالج دھنی رام روڈ لاہور

ضرورت ہے

محکمہ ریل ۔ ڈاکخانہ ۔ نہر میں ملازمت کے خواہشمند امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو کام سیکھنا چاہیں کرایہ ریل معاف۔ قواعد دو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں ؛

ڈائرکٹر رائل ٹیلیگراف کالج دہلی

مفت **حیرت انگیز رعایت** مفت

جناب من تسلیم !

مجھکو روح بصارت کا نمونہ جو تمام امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ مفت روانہ فرمائیے۔ بعد از استعمال اگر مفید ثابت ہوا تو ایمانداری سے ایک شیشی ضرور منگواؤنگا ۔ ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصولڈاک روانہ کرتا ہوں

نام ....

ٹکٹ

پتہ ....

یہ کوپن پر کرنے کے بعد مفصلہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں ؛

شاہ اینڈ کو رجسٹرڈ سیمان بھاٹی گیٹ لاہور

اولاد حاصل کرنے کی

حیرت انگیز دوائی

اگر واقعی آپ اولاد حاصل کرنے کے لئے پریشان ہیں۔ اگر واقعی اپنے بعد سلسلہ نسل قائم رکھنے کی آپ کو سچی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنا محنت اور پسینہ سے کمایا ہوا روپیہ اشتہاری حکیموں کی نذر کرکے برباد نہ کریں۔ صرف

حب حمل وحب عجیب

کا استعمال گھر میں شروع کرا دیں جس کا پہلی ہی دفعہ کا استعمال انشاءاللہ تعالےٰ آپ کو بامراد کردیگا۔ زیادہ تعریف ہم گناہ سمجھتے ہیں "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" قیمت "حب حمل وحب عجیب" صرف چار روپے ۔ آرڈر دیتے وقت تفصیلی حالات ضرور لکھیں۔ جو کہ صیغہ راز میں رکھے جائیں گے ؛

مہتمم احمدیہ دواگھر قادیان

شہاب سرحد

سہ روزہ

مولوی غلام ربانی صاحب لودھی ہزاروی اور ملک محمد عالم صاحب بی اے (جامعہ) کی ادارت میں راولپنڈی کے افق سے بصد آب وتاب طلوع ہوا ہے۔ صوبہ سرحد اور کشمیر کے حقوق کی حفاظت کرنا ۔ آقا ومزدور کے تعلقات کی اصلاح الحاد وارتداد کا انسداد اور شرعی تنظیم اس کے مقاصد خصوصی میں داخل ہیں۔

چندہ

سالانہ ——— ۶؎

ششماہی ——— ۳؎

سہ ماہی ——— ۱؎۸

پتہ منیجر شہاب ثاقب ۔ راولپنڈی

وصیتیں

۲۸۰۳ میں خادم حسین ولد شیخ محمد حسین صاحب قوم شیخ قانگو عمر ۲۱ سال ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۲۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ آمد عہ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط العبد موصی خاکسار خادم حسین خلف شیخ محمد حسین صاحب گوجرانوالہ متعلم گورنمنٹ کالج ملتان گواہ شد۔ سید طفیل محمد شاہ احمدی بقلم خود گواہ شد۔ نور حسین وائس پرنسپل نارمل سکول ملتان۔

۲۸۴۷ میں زینب زوجہ شیخ سوداگر قوم جٹ عمر ۱۹ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن قصور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی ۳۰۰ روپیہ کے ہیں یہی میرا مہر ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی لکھدیتی ہوں کہ اگر میری وفات کے بعد کوئی جائداد مزید ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بصورت وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ فقط ۱۳ رمئی ۱۹۲۸ء کاتب الحروف شیخ سوداگر خاوند موصیہ العبد موصیہ مسماۃ زینب زوجہ شیخ سوداگر گواہ شد شیخ سوداگر خاوند موصیہ بقلم خود گواہ شد محمد بخش ولد جھنڈ و بقلم خود

۱۸۹۳ میں غلام احمد ولد مولوی عبدالحق صاحب راجپوت کھچی ساکن بدوملہی حال دارد قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۱۰ اپریل کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری ماہوار آمد عہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد غلام احمد مولوی فاضل گواہ شد محمد علی بدوملہی گواہ شد غلام نبی مدرس مدرسہ احمدیہ بقلم خود

نوٹ: یکم مئی ۱۹۲۸ء سے ۔/۶۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ہے اور بوجہ زندگی وقف کنندہ ہونے کے ۱/۱۰ حصہ بعد وصیت حصہ آمد کے طور پر دے رہا ہوں۔ اور انشاء اللہ تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ فقط غلام احمد مجاہد مولوی فاضل ۲۸-۵-۱۰

۲۸۲۸ میں سید لال شاہ ولد شیر شاہ سید پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن چکریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ اپریل ۱۹۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد ۔/۲۵ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط والسلام العبد خاکسار سید لال شاہ ولد شیر شاہ

ہندوستان کی خبریں

شملہ۔ ۱۳ر جون۔ نواب دیر اور خان جندل علاقہ مالاکنڈ کے درمیان خونریز جنگ جاری ہے۔ ہر دو جنگجو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ۴ر جون کو خان جندل نے قلعہ دیر پر حملہ کیا۔ لیکن اسے پسپا کر دیا گیا۔ اس حملہ میں کل دو صد جانوں کا نقصان ہوا۔ اور خان جندل کے لشکر کا اسلحہ بھی ضائع ہوا۔ نواب دیر کی افواج نے دریائے پنجکوڑا کا پل تباہ کر دیا۔ اور خان جندل کی قلعہ گیر فوج کو گرفتار کر لیا۔ خان جندل کی فوجیں اب پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ اور ان کے کئی علاقے نواب دیر کے قبضے میں آ گئے ہیں ؛

پشاور۔ ۱۳ر جون۔ کابل کی تازہ ترین اطلاعیں مظہر ہیں۔ کہ شاہ امان اللہ خاں اور ملکہ ثریا غالباً اس ہفتہ کے اختتام تک طہران سے روانہ ہو جائیں گے۔ اور مشہد ہرات اور قندھار کے راستہ سے ۲۰ اور ۲۵ر جون کے درمیان کابل پہنچ جائیں گے۔ ہرات سے قندھار تک کا سفر غالباً ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ہو گا ؛

دہلی۔ ۱۲ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست خیرپور میں شادی کا ٹیکس عائد کیا جانے والا ہے۔ ہر مسلمان باشندہ ریاست کو شادی کرنے سے پہلے ایک روپیہ ٹیکس کے طور پر سرکاری خزانہ میں جمع کرانا پڑے گا۔ ورنہ شادی کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو دس روپے سزائے جرمانہ دی جائیگی ؛

مدراس ۱۳ر جون۔ ٹراونکور ضلع کے ایک گاؤں سے ایک عجیب و غریب خبر آئی ہے۔ کہ وہاں بارش ہو رہی تھی۔ کہ ایک کھیت میں پانی کا ستون گرتا ہوا دکھائی دیا۔ اکبارگی اس میں سے آگ نکلنے لگی اور تمام کھیت میں پھیل گئی۔

مدراس ۱۳ر جون۔ اخبار میل مدراس کو اس کے وقائع نگار نے اوٹ کمانڈ سے اطلاع دی ہے کہ کوئی سرکاری ملازم بغیر حکومت کی اجازت کے سائمن کمیشن کے روبرو شہادت دینے کا مجاز نہ ہو گا۔

مدراس۔ ۱۳ر جون۔ غیر برہمن کانفرنس کے خاتمہ پر غیر برہمنوں کی ایک جماعت نے زیر سرکردگی مسٹر راما ناتھن برہمنوں کے ایک مندر میں گھسنے کی ناکام کوشش کی۔ کسی قسم کی ابتری کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ؛

غیر ممالک کی خبریں

طہران۔ ۹ر جون۔ شاہ و ملکہ افغانستان یہاں تشریف لائے۔ شہزادہ نے ان کا شہر سے ۲۴ میل دور جا کر خیر مقدم کیا۔ آپ نے یہ سارا سفر موٹر پر طے کیا۔ شہر میں شاہ ایران وزراء اور دیگر معززین نے ان کا استقبال کیا۔ ملکہ ثریا نے جو یورپ میں پردہ اتار کر سیاحت کرتی رہیں۔ پھر برقعہ اوڑھ لیا ہے۔

طہران۔ ۱۲ر جون۔ شاہ افغانستان اور شاہ ایران نے ایک دوسرے کو اپنے اپنے ملک کے اعلیٰ ترین اعزازات عطا کئے۔ علاوہ بریں شہریار کابل نے رضا شاہ پہلوی کو لاجوردی رنگ کا ایک افغانی کلاہ بھی دیا۔ بعد از دوپہر شاہ افغانستان نے مجلس کا معائنہ کیا۔

سر لیزلی سکاٹ انگلستان کے مشہور قانون دان ہیں۔ ہندوستان کی چند ریاستوں نے آپ کو مشورہ کے لئے بلایا تھا۔ چنانچہ آپ نے تین ماہ کے عرصہ کے لئے والیان ریاست سے ساڑھے دس لاکھ روپیہ محنتانہ وصول کیا۔ یہ ایسی رقم ہے۔ جو اس سے پیشتر کسی قانون پیشہ کو نصیب نہیں ہوئی۔ مسٹر بیرنگٹن وارڈ جنہوں نے بغداد کے ایک سوداگر سے ۵۰۰۰۰ پونڈ لئے تھے۔ اور وہ پہلے خوش نصیب بیرسٹر سمجھے جاتے تھے۔ جن کو اتنی بڑی رقم محنتانہ کے طور پر ملی تھی لیکن سر لیزلی سکاٹ ان سے بھی بازی لے گئے ہیں ؛

لندن۔ ۱۲ر جون۔ ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر لاک ہمسن نے کہا۔ کہ معاہدہ ورسلز کی رو سے جرمنی کو اس امر کی اجازت نہیں۔ کہ وہ جنگ کے لئے زہریلی گیس تیار کرے۔ ہاں اس کو انڈسٹریل کاموں کیلئے ۹ ہزار ٹن روزانہ زہریلی گیس تیار کرنے کی اجازت ہے سر ولیم نے کہا۔ کہ اگر جرمنی کو گیس تیار کرنے کی اجازت ہو۔ تو وہ تو اس سے تمام دنیا کو چند ماہ کے اندر ختم کر سکتا ہے۔ مسٹر لاک نے کہا۔ کہ اگر اس قسم کا شک ہو گا۔ تو یہ معاملہ اقوام کی لیگ کے سامنے رکھا جائیگا

سٹیٹسمین کا بیان ہے۔ کہ لندن میں سائنسدان اس امر کے متعلق تجربات کر رہے ہیں۔ کہ گائے سے دودھ حاصل کرنے کی بجائے دودھ گھاس سے حاصل کیا جائے۔ کیونکہ گائے بھی تو گھاس کھانے کے بعد دودھ دیتی ہے۔ ان سائنسدانوں کا خیال ہے۔ کہ گئوؤں سے اس قدر دودھ حاصل نہیں کیا جاتا جس قدر کہ معمولی محنت سے گھاس سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اگر سائنسدان اس تجربہ میں کامیاب ہو گئے۔ تو پھر گائے کا دودھ ایک نایاب چیز ہو جائے گا۔ اور گائے کی نسل بھی بہت کم ہو جائے گی۔ سٹار

قسطنطنیہ۔ ۲۱ر مئی۔ مجلس ملیہ انگورہ نے یورپین رسوم کے استعمال کی تجویز منظور کر لی ہے۔ وزیر تعلیم نے اسمبلی کے روبرو بیان کیا۔ کہ لاطینی رسم الخط کے مروج کرنے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اور فیصلہ کے نفاذ میں صرف اس وجہ سے تاخیر ہو گئی ہے۔ کہ مجلس منتخبہ اس مسئلہ کے حل کرنے کے متعلق مناسب تدابیر مرتب کر رہی ہے۔

نیویارک۔ ۱۷ر اپریل۔ چارلس پی رے عمر ۱۶ سال تمباکو فروش ساکن برالمدن اسٹریٹ نے آج اپنی سوتیلی اماں مسز سربان رے عمر ۴۴ سال سے جو ایک اسکول میں استانی ہیں۔ شادی کی۔ نکاح کی رسم میونسپل عمارت کے گرجا میں ادا ہوئی۔

لندن کے جریدہ ڈیلی میل کی روایت ہے کہ مسٹر طامس جانسٹن نے پارلیمنٹ میں وزیر خارجیہ سے یہ سوال کیا تھا۔ کہ حال ہی ان غیر ملکوں نے جن کو سیاسی آزادی حاصل ہے۔ پرائیویٹ سوداگروں سے جو خرید فروخت کی تھی۔ کیا ان کے خریدے ہوئے سامان کی قیمت گورنمنٹ برطانیہ نے ادا کی ہے؟ اس سوال کا راز مندرجہ ذیل اقتباس میں ہے جو ۹ر مئی کے "لٹریری ڈائجسٹ" نیویارک سے کیا گیا ہے۔ جس کی نقل اخبار مذکور نے مقام پیٹسبرگ کے اخبار "پوسٹ گزٹ" سے کی ہے اخبار مذکور لکھتا ہے کہ:۔

جن حضرات کے سپرد لندن اور پیرس میں شاہ امان اللہ خاں اور ان کی جماعت کی خاطر و مدارات سپرد تھی۔ ان کا خیال ہے۔ کہ ملک افغانستان میں شائد کوئی شخص "بل" کا مفہوم نہیں سمجھتا۔ جن لوگوں پر شاہ و ملکہ افغانستان کی خرید و فروخت کا اثر پڑا ہے وہاں سے آئے ہوئے مراسلات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوداگروں نے شاہ افغانستان کا حساب کتاب بٹہ کھاتہ میں ڈال دیا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے کوئی بل ادا نہیں کیا۔ شاہ افغانستان اور ان کی جماعت کی اس قدر خاطر داری ہوئی۔ کہ حکومت فرانس پر تین ہزار ڈالر اور حکومت برطانیہ پر دہ ہزار ڈالر یومیہ خرچ پڑتا تھا۔ مگر کسی دوکاندار کو ایک پیسہ وصول نہیں ہوا۔ شاہ و ملکہ افغانستان نے خوب سامان خریدا مگر دمڑی کی کوڑی تک نہ ادا کی۔ اور لطف یہ کہ شاہ و ملکہ کی دیکھا دیکھی ہمراہیوں نے بھی خوب سامان خرید لیا۔ بشال کے طور پر یہ کافی ہو گا کہ اور بہت سی گرانبہا اشیاء کے علاوہ ملکہ افغانستان نے بازار ڈبلاپے سے ایک پوشاک ۵ لاکھ فرانک کی خریدی۔ اور ایک جھنجی نہ دی۔ حکومت فرانس نے جو یہ حالت دیکھی تو اپنی عزت آبرو بچانے کے خیال سے اس نے دوکانداروں کو اپنی طرف سے دام ادا کر کے جان بچائی۔ یقیناً حکومت برطانیہ بھی ایسا ہی کرے گی۔ مسٹر جانسٹن کے سوال کا جواب مسٹر لاکر لیمپسن نے دیا تھا کہ جیسا کہ سوال سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس صورت سے دفتر خارجیہ نے کوئی رقم خرچ نہیں کی ؛

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)